زکوٰۃ کے فضائل ومسائل

(حصہ دوم)

شیخ طریقت متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اھل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں!

نصاب:.. 3

صاحبِ نصاب:.. 3

زکوۃ کس پر واجب ہے؟ 3

زکوۃ کے وجوب کی شرائط: 4

زیورات پر زکوۃ:.. 5

پراپرٹی پر زکوۃ:.. 6

زکوۃ کس کو نہیں دے سکتے: 7

زکوۃ کس کو دے سکتے ہیں: 8

زکوۃ کا بہترین مصرف: 9

کاروباری قرضے: 9

طویل المیعادی قرضے:.. 9

زکوۃ کا حساب کیسے کریں:.. 10

قابل زکوۃ اشیاء اور اثاثہ جات: 10

مالیاتی ذمہ داریاں:.. 12

توجہ طلب:.. 13

غلط فہمی کا ازالہ:.. 14

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سے ایک حکم زکوٰۃ ہے جس کی ادائیگی کا اصل مقصد اللہ کی اطاعت ہے۔ اس کے چند ضروری مسائل پیش خدمت ہیں۔

نصاب:

ساڑھے باون تولے یعنی 612.36 گرام چاندی یا ساڑھے سات تولے یعنی 87.5 گرام سونے کو نصاب کہا جاتا ہے۔

صاحبِ نصاب:

ساڑھے باون تولے یعنی 612.36 گرام چاندی یا ساڑھے سات تولے تولے یعنی 87.5 گرام سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر پیسے یا سامانِ تجارت جس شخص کے پاس موجود ہے اور اُس پر ایک سال گزر گیا ہے تو اُس کو صاحبِ نصاب کہا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کس پر واجب ہے؟

ہر وہ عاقل بالغ مسلمان جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کی قیمت کے برابر نقدی، چاندی، سونا یا مال تجارت موجود ہو اس پر زکوۃ واجب ہے۔ اگر صرف سونا ہو تو ساڑھے سات تولہ پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر کچھ نقد رقم، کچھ مال تجارت اور کچھ چاندی ہو یا ان میں سے کوئی دو چیزیں ہوں اور ان کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوۃ واجب ہو گی۔

جس دن آپ کی ملکیت میں مذکورہ نصاب کے برابر پیسے آ جائیں وہ دن

آپ کے لیے زکوۃ کا دن ہے۔ اگر یاد نہ ہو تو پھر ہجری سال کی کوئی تاریخ مقرر کر لیں اور ہر سال اسی تاریخ کو حساب کیا کریں۔ درمیان سال میں پیسے آتے جاتے رہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مقرر کردہ تاریخ کو آپ کی ملکیت میں جتنا مال موجود ہے اس پر زکوۃ واجب ہو گی۔ کل مال کا چالیسواں حصہ یا اڑھائی پرسنٹ 2.5٪ زکوۃ کی مد میں دینا فرض ہے۔

زکوۃ ایڈوانس میں بھی دے سکتے ہیں اور بعد میں بھی دی جاسکتی ہے۔ بس یہ ذہن میں رکھیں کہ جس تاریخ کو زکوۃ کا حساب کرنا ہے وہ تاریخ تبدیل نہ ہو۔ ہر سال اسی تاریخ کو حساب کر لیا کریں۔

نابالغ پر زکوۃ فرض نہیں ہوتی۔ لڑکی کے بالغ ہونے کی کم از کم عمر 9 سال اور لڑکے کی 12 سال ہے۔ اس عمر میں پہنچنے کے بعد جب بلوغت کی علامات ظاہر ہوں، انہیں بالغ سمجھا جائے گا۔ اگر بلوغت کی علامات ظاہر نہ ہوں تو قمری سال کے اعتبار سے 15 سال کے بعد لڑکے اور لڑکی کو بالغ سمجھا جائے گا اگر اس سے پہلے بلوغت کی علامات ظاہر ہو جائیں تو جب علامات ظاہر ہوں اس وقت بالغ سمجھے جائیں گے۔

زکوۃ کے وجوب کی شرائط:

زکوۃ کے وجوب کی شرائط درج ذیل ہیں:

- اسلام
- بلوغ
- عقل
- نصاب

ہر آدمی کا زکوۃ کا حساب الگ ہوتا ہے؛ خاوند کا الگ، بیوی کا الگ، ماں کا الگ، بیٹی کا الگ... گھر میں ہر آدمی کا زکوۃ کا حساب الگ الگ ہوتا ہے۔ جو جو صاحب نصاب ہوگا اس پر زکوۃ واجب ہوگی۔

زیورات پر زکوۃ:

خیر القرون سے عصر حاضر تک کے جمہور علماء، وفقہاء اور محدثین' قرآن وسنت کی روشنی میں عورتوں کے سونے یا چاندی کے استعمالی زیور پر وجوب زکوٰۃ کے قائل ہیں، اگر وہ زیور نصاب کے مساوی یا زائد ہو اور اس پر ایک سال بھی گزر گیا ہو۔

قرآن وسنت کے عمومی احکام میں سونے یا چاندی پر بغیر کسی استعمالی یا غیر استعمالی شرط کے زکوٰۃ واجب ہونے کا ذکر ہے اور ان آیات واحادیث شریفہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے پر سخت ترین وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ متعدد آیات واحادیث میں یہ عموم ملتا ہے۔

وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

سورۃ توبہ آیت 34

ترجمہ: اور جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوۃ ادا نہیں کرتے) انہیں دردناک عذاب کی خبر دیجیے۔

اس آیت میں عمومی طور پر سونے یا چاندی پر زکوٰۃ کی عدم ادائیگی پر دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے خواہ وہ استعمالی زیور ہوں یا تجارتی سونا و چاندی۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

دَخَلْتُ أَنَا وَخَالَتِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَنَا أَتُعْطِيَانِ زَكَاتَهُ قَالَتْ فَقُلْنَا لَا قَالَ أَمَا تَخَافَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللهُ أَسْوِرَةً مِنْ نَارٍ أَدِّيَا زَكَاتَهُ۔

مسند احمد: 27614

ترجمہ: میں اور میری خالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے کہا: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ڈرتی نہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے آگ کے کنگن تمہیں پہنائے؟ لہذا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔

ثابت ہوا کہ خواتین کے استعمال کے زیورات پر بھی زکوۃ فرض ہے۔

پراپرٹی پر زکوۃ:

- رہائش کی نیت سے خریدی گئی زمین یا گھر، اس پر زکوۃ لازم نہیں ہوتی۔
- جو دوکان اس غرض سے خریدی ہو کہ اس میں کاروبار کیا جائے گا تو اس دوکان کی ویلیو پر بھی زکوۃ واجب نہیں ہوتی۔
- پراپرٹی خریدتے وقت اگر کوئی نیت نہ کی ہو کہ اس کو بیچنا ہے یا رہائش اختیار کرنی ہے تو اس پر بھی زکوۃ نہیں ہے۔
- جو پراپرٹی تجارت کی نیت سے لی ہو کہ اس کو فروخت کر کے نفع کمایا جائے گا تو ایسی تمام پراپرٹیز اگر نصاب کے بقدر ہوں تو ہر سال ان کی موجودہ ویلیو کا حساب کر کے کل مالیت کا ڈھائی فیصد بطور زکوۃ ادا کرنا شرعاً لازم ہو گا۔

- اگر پراپرٹی کرایہ پر دی ہو تو اس پراپرٹی کی مالیت پر زکوۃ لازم نہیں ہو گی، البتہ اگر حاصل ہونے والا کرایہ جمع ہو اور پراپرٹی کا مالک پہلے سے صاحبِ نصاب ہو یا جمع شدہ کرایہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو سالانہ اس پر زکوۃ ادا کرنا لازم ہو گا۔ اگر کرایہ خرچ ہو جاتا ہو، بچت میں جمع نہ ہوتا ہو تو اس کرائے پر زکوۃ نہیں ہو گی۔
- قسطوں پر خریدا ہوا پلاٹ اگر تجارت کی نیت سے خریدا ہو تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہے، خواہ قبضہ ملا ہو یا نہ ملا ہو۔ اس کی موجودہ قیمتِ فروخت کا اڑھائی فی صد بطورِ زکوۃ ادا کرنا لازم ہے۔
- تجارت کی نیت سے خریدی ہوئی پلاٹ کی فائل کی موجودہ قیمت پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔
- زرعی زمین اگر تجارت کی نیت سے خریدی جائے تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہے۔ اگر زراعت کی نیت سے خریدی جائے تو زکوۃ واجب نہیں۔

زکوۃ کس کو نہیں دے سکتے:

- زکوۃ کی رقم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لیے حلال نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مراد ہیں: آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس اور آل حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم۔ جو شخص مذکورہ پانچ بزرگوں کی نسل سے ہو اسے زکوۃ نہیں دے سکتے، ان کی مدد کسی اور ذریعے سے کرنی چاہیے۔
- یاد رکھیں اس میں اصل یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان یعنی بنو ہاشم کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ عام طور پر جو مشہور ہے کہ صرف

سید کو زکوۃ نہیں دے سکتے یہ ادھوری بات ہے۔ سادات کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے دیگر افراد کو بھی زکوۃ نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی صدقات واجبہ دیے جاسکتے ہیں۔

- اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک بنی ہاشم سے ہو اور دوسرا غیر بنی ہاشم سے ہو تو جو غیر بنی ہاشم سے ہو اس کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ اگر باپ بنی ہاشم سے ہو تو اس کی اولاد بھی بنی ہاشم سے شمار ہو گی۔ اگر باپ غیر بنی ہاشم سے ہو، بیوی بنی ہاشم سے ہو تو اولاد غیر بنی ہاشمی شمار ہو گی کیونکہ نسب میں باپ کا اعتبار ہوتا ہے، ماں کا نہیں۔
- کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔
- ایسی NGO's اور ادارے جو شرعی حدود کا لحاظ نہیں کرتے، انہیں زکوۃ دینا جائز نہیں۔
- شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔
- اپنے آباء و اجداد یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ اور اپنی آل اولاد یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی وغیرہ کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ ان کے علاوہ باقی رشتہ داروں کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔
- مسجد میں زکوۃ کی رقم نہیں دے سکتے۔
- مستحق ملازمین کو بطور تنخواہ زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں۔

زکوۃ کس کو دے سکتے ہیں:

ہر ایسے مسلمان کو جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے[612.36

گرام] چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا، نقد رقم، مال تجارت یا روزمرہ کی استعمال سے زائد اشیاء نہ ہوں وہ زکوۃ اور صدقات واجبہ کا مستحق ہے۔

جس کو زکوۃ کی رقم دیں اسے بتانا ضروری نہیں۔ اسے صرف یہ کہہ کر دے سکتے ہیں کہ یہ آپ کے لیے کچھ پیسے ہیں اپنی ضروریات میں استعمال کریں۔

زکوۃ کا بہترین مصرف:

- مستحق رشتہ دار ہیں اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ادائیگیِ زکوۃ اور صلہ رحمی۔
- دینی مدارس ہیں کہ اس میں بھی دگنا ثواب ہے اشاعت وتحفظ دین اور ادائیگی زکوۃ۔

کاروباری قرضے:

وہ تجارتی یا کاروباری قرضے جو کاروباری اغراض مثلاً فیکٹری لگانے یا مشینری خریدنے کی خاطر لیے جاتے ہیں۔ ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ان قرضوں سے قابل زکوۃ اشیاء خریدی گئی ہیں مثلاً خام مال وغیرہ تو ان پر زکوۃ نہیں لہٰذا انہیں مال زکوۃ کے نصاب کے مجموعے سے منہا کیا جائے گا کیونکہ اس خام مال کی زکوۃ ویسے بھی دینا ہی ہو گی اور اگر غیر قابل زکوۃ اشیاء خریدی گئی ہیں مثلاً: مشینری، بلڈنگ وغیرہ تو ایسے قرضے نصاب کے مجموعے سے منہا نہیں ہوں گے؛ ان قرضوں پر زکوۃ دینی چاہیے۔

طویل المیعادی قرضے:

سرمایہ دار اور بڑے کاروباری لوگ بینکوں سے جو بڑی رقومات طویل مدت کے لیے بطور قرض لیتے ہیں، ان کاروباری قرضوں کا حکم یہ ہے کہ ہر سال

جتنی قسط کی رقم واجب الادا ہوتی ہے، صرف اتنی ہی رقم اصل سرمایہ سے منہا کی جائے گی اور بقیہ قرض کو مالِ زکوۃ کے نصاب سے منہا نہیں کیا جائے گا، بلکہ بقیہ کل مالیت کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

اسی طرح اگر کسی نے انفرادی طور پر بھی طویل المیعادی قرض لیا ہو تو صرف موجودہ ایک سال [زکوۃ کے حساب والے سال] کی واجب الادا رقم اس کی قابلِ زکوۃ رقم سے منہا کی جائے گی۔ آئندہ سالوں میں واجب الادا رقم کل حساب سے منہا نہیں کی جائے گی۔

زکوۃ کا حساب کیسے کریں:

حساب لگانے سے پہلے دو چیزوں کو سمجھ لیں:

نمبر 1: قابل زکوۃ اموال اور اثاثہ جات۔

نمبر 2: مالیاتی ذمہ داریاں یعنی جو رقم قابل زکوۃ اموال سے کم کرنی ہے۔

قابل زکوۃ اشیاء اور اثاثہ جات:

- سونا اور چاندی، کسی بھی شکل میں ہوں اور کسی بھی مقصد کے لیے ہوں۔ کھوٹ اور نگینے نکال کر ان کی جو مالیت بنے وہ نوٹ کرلیں۔
- گھر میں یا جیب میں موجود رقم۔
- بینک اکاؤنٹ یا لاکر میں موجود رقم۔
- غیر ملکی کرنسی کی موجودہ مالیت۔
- پرائز بانڈ۔
- مستقبل کے کسی منصوبے؛ حج، بچوں کی شادی وغیرہ کیلیے جمع شدہ رقم۔

- تکافل یا انشورنس پالیسی میں جمع شدہ رقم۔

نوٹ: انشورنس کروانا حرام ہے، اگر کسی نے کروائی ہو تو فوراً ختم کردے۔ انشورنس پالیسی میں جمع شدہ رقم پر بھی زکوۃ واجب ہے۔

- جو قرض دوسروں سے لینا ہے۔
- کمیٹی BC کی جو رقم جمع کرا چکے ہیں اور ابھی کمیٹی نہیں نکلی۔
- کسی بھی چیز کے لیے ایڈوانس میں دی گئی رقم جب کہ وہ چیز ابھی ملی نہ ہو۔
- سرمایہ کاری، مضاربت، شراکت میں لگی ہوئی رقم۔
- شئیرز، سیونگ سرٹیفیکیٹس، این آئی ٹی یونٹس، این ڈی ایف سیونگ سرٹیفیکیٹس، پراویڈنٹ فنڈ کی وصول شدہ یا کسی اور ادارے میں مالک کے اختیار سے منتقل شدہ رقم۔
- مال تجارت یعنی دکان، گودام یا فیکٹری میں جو سٹاک قابل فروخت ہے اس کی موجودہ قیمت۔
- خام مال جو فیکٹری، دکان یا گودام میں موجود ہے، اس کی موجودہ قیمت۔
- فروخت شدہ مال کے بدلے میں حاصل شدہ اشیاء کی مالیت اور فروخت شدہ مال کی قابل وصول رقم۔
- فروخت کرنے کی نیت سے خریدے گئے پلاٹ، گھر، فلیٹ، دکان یا زمین کی موجودہ قیمت۔

اوپر ذکر کردہ تمام اشیاء کی کل مالیت کا حساب نکال کر ٹوٹل کرلیں اور

اسے A کانام دے دیں۔

مالیاتی ذمہ داریاں:

یعنی جو رقم قابل زکوۃ اموال سے کم کرنی ہے۔

- قرض جو ادا کرنا ہے یعنی ادھار لی ہوئی رقم۔
- ادھار خریدی ہوئی چیزوں کی جو رقم ادا کرنی ہے۔
- بیوی کا حق مہر جو ابھی ادا کرنا ہے۔
- پہلے سے نکلی ہوئی کمیٹی BC کی جو بقیہ قسطیں ادا کرنی ہیں۔
- آپ کے ملازمین کی تنخواہیں جو اس تاریخ تک واجب الاداہوں۔
- ٹیکس، دکان مکان وغیرہ کا کرایہ، یوٹیلٹی بلز وغیرہ جو اس تاریخ تک واجب الاداہوں۔
- گذشتہ برسوں کی زکوۃ جو ابھی ادا نہیں کی گئی۔

مذکورہ تمام اشیاء کی کل مالیت کا حساب لگا کر ان کا بھی ٹوٹل کر لیں اور اسے B کانام دے دیں۔

اب قابل زکوۃ اشیاء کی کل مالیت سے یہ بعد والی رقم یعنی مالیاتی ذمہ داریوں والی رقم تفریق کر دیں۔۔یعنی A میں سے B کو تفریق کریں۔جو جواب آئے اس کو چالیس 40 پر تقسیم کر دیں۔ اب جو جواب آئے وہ آپ کے ذمہ واجب الاداز کوۃ کی کل رقم ہے۔مثال کے طور پر فرض کریں A کی مقدار بیس لاکھ اور B کی مقدار دو لاکھ ہے۔ بیس لاکھ میں سے دولاکھ مائنس کیا تو جواب آیا اٹھارہ لاکھ۔اس کو چالیس پر تقسیم کیا تو جواب آیا پینتالیس ہزار۔تو 45 ہزار روپے آپ کے ذمہ زکوۃ کی کل رقم ہے۔آپ یہ رقم اکٹھی بھی دے سکتے ہیں اور

تھوڑی تھوڑی کر کے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

توجہ طلب:

- ❖ خواتین کے ذاتی استعمال کے زیور پر بھی زکوۃ فرض ہے۔
- ❖ استعمال کی گاڑیوں، گھروں اور دیگر سامان پر زکوۃ نہیں۔
- ❖ منافع کمانے کے لیے خریدے گئے پلاٹ پر زکوۃ ہے، گھر بنانے کے لیے خریدے گئے پلاٹ پر زکوۃ نہیں۔

سال گذرنے سے مراد:

"ایک سال مال پر گزر جائے" اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر ہر روپے یا مال پر مستقل سال گزرے۔ سال گزرنے سے مراد یہ ہے کہ جس تاریخ میں آپ کے پاس پیسہ یا نصاب موجود ہو، وہ تاریخ طے کر لیں۔ یہ تاریخ قمری [چاند کی] تاریخ ہونی چاہیے۔ اگر تاریخ یاد نہ ہو تو کوئی بھی قمری تاریخ طے کر لیں اور آئندہ سال جب وہی تاریخ آئے اس وقت حساب کر لیں، سال کے درمیان میں پیسے آتے جاتے رہیں، اس سے فرق نہیں پڑتا۔

فرض کریں گزشتہ سال 10 رمضان کو اگر آپ 5 لاکھ روپے کے مالک تھے، جس پر ایک سال بھی گزر گیا تھا۔ زکوٰۃ ادا کر دی گئی تھی۔ اِس سال رمضان تک جو رقم آتی جاتی رہی اُس کا کوئی اعتبار نہیں، بس اِس رمضان میں دیکھ لیں کہ آپ کے پاس اب کتنی رقم ہے، اور اُس رقم پر زکوٰۃ ادا کر دیں۔ مثلاً اِس رمضان میں 6 لاکھ روپے آپ کے پاس قرض نکال کر باقی بچ گئے ہیں تو 6 لاکھ پر 2.5% زکوٰۃ ادا کر دیں۔

غلط فہمی کا ازالہ:

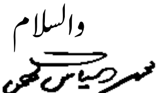
بعض لوگ رجب کو زکوۃ کا مہینہ سمجھتے ہیں اور بعض شعبان کو اور کچھ لوگ رمضان کو زکوۃ کا مہینہ سمجھتے ہیں اور اسی مہینے میں زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ یہ بات درست نہیں۔ قمری تاریخ کے اعتبار سے جس تاریخ کو نصاب کے پیسے پورے ہو جائیں، وہی زکوۃ کی تاریخ ہے اور وہی زکوۃ کا مہینہ ہے۔ اگر وہ تاریخ یاد نہ ہو تو کوئی ایک تاریخ طے کرلی اور آئندہ ہر سال اسی تاریخ کو حساب کیا کریں۔

دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ اس تاریخ کو حساب کرنا ضروری ہے، ادا جب چاہیں کر سکتے ہیں، رمضان میں کریں یا غیر رمضان میں۔ یکمشت ادا کریں یا تھوڑے تھوڑے کرکے، دونوں طرح ٹھیک ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شریعت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام



پیر، 5 اپریل، 2021ء